



## سوال

(274) میت کے لیے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعائیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو لوگ میت کے گھر تین دن تک ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں، کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟ (حاجی نذیر خان دامان حضر)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میت کے گھر یا اہل میت کے پاس جا کر، تین دن تک بار بار ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا کوئی ثبوت اسلام میں نہیں لہذا اسلام میں نہیں لہذا یہ کام بدعت ہے۔

مفتی رشید احمد لدھیانوی دہلوی نے لکھا ہے: تعزیت کی دعائیں ہاتھ اٹھانا بدعت ہے" (احسن الفتاویٰ ج 4 ص 245)

دہلوی مدرسے خیر المدارس ملتان سے فتویٰ جاری ہوا:

"تعزیت مسنونہ میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت نہیں" (رجل رشید تصنیف نعیم الدین دہلوی ص 173)

"دارالعلوم" دہلوی کے مفتی نے فتویٰ لکھا:

"تعزیت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کیفیت ما تفرق انفرادی طور پر میت کے گھر جانے اور گھر والوں کو صبر کی تلقین کرے اور تسلی کے کچھ کلمات کہہ دے، ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت

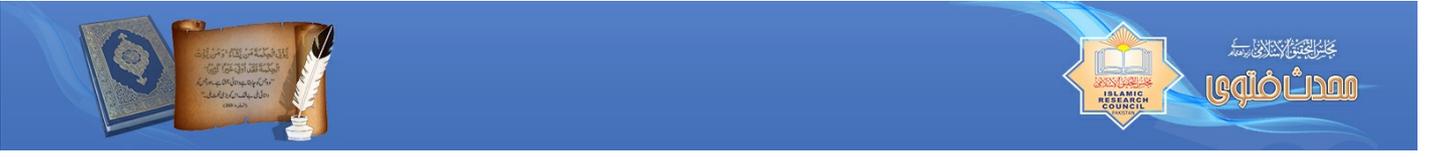
نہیں۔" (جیب الرحمن دہلوی کا فتویٰ بحوالہ رجل رشید ص 170)

دہلوی مدرسے دارالعلوم کرچی والوں نے فتویٰ دیا:

"مروجہ طریقہ کے مطابق تعزیت کے لیے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا اور دعا کرنا شرعاً ثابت نہیں ہے۔ اس لیے تعزیت کیلئے رسمی طور پر ہاتھ اٹھانا درست نہیں۔" (رجل رشید

ص 171)

حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس کام کو بدعت اور غیر ثابت قرار دے کر بھی تعزیت کی اجتماعی دعاؤں میں سرگرم بہتے ہیں۔! (الحديث: 61)



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب الجنائز - صفحہ 514

محدث فتویٰ